ہفتہ وار رسالہ: 194
WEEKLY BOOKLET 194

(رحمۃُ اللہِ علیہ)

فیضانِ امام بُخاری
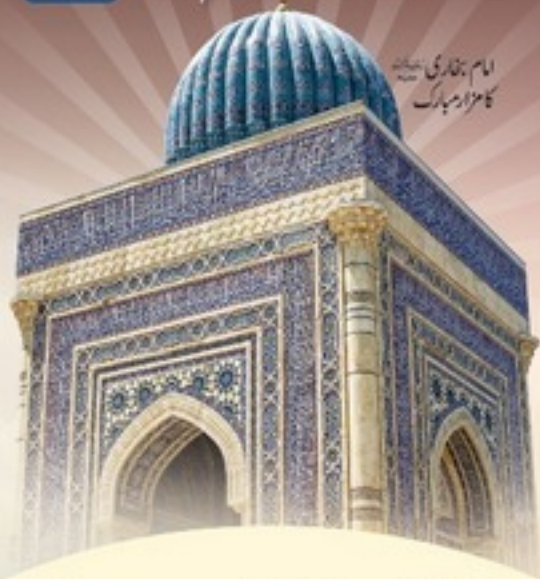
صفحات: 17

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ امام بُخاری رحمۃ اللہ علیہ

دُعائے عطار: یا اللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "فیضانِ امام بخاری" پڑھ یا سُن لے، اُسے حضرت امام بُخاری رحمۃ اللہ علیہ کے عشقِ رسول سے حصّہ عطا فرما اور اُسے بے حساب بخش دے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: جو مجھ پر ایک بار دُرود بھیجے، اللہ پاک اُس پر دَس بار دُرود (یعنی رحمت) نازل فرمائے گا۔ (مسلم، ص172، حدیث:912)

ذاتِ والا پہ بار بار دُرود　　بار بار اور بے شمار دُرود
سر سے پا تک کرور بار سلام　　اور سراپا پہ بے شمار دُرود

(ذوقِ نعت، ص123-124)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بینائی لَوٹ آئی (حکایت)

ایک چھوٹے سے بچے کے ابو جان فوت ہو چکے تھے، اللہ پاک کا کرنا ایسا ہوا کہ بچپن ہی میں اس کی آنکھوں (Eyes) کی روشنی چلی گئی۔ ان کی نیک سیرت امی جان کو بہت دکھ ہوا، انہوں نے اپنے بچے کا علاج بھی کروایا مگر اس کی آنکھوں کی روشنی واپس نہ آسکی، اَب تو بیچاری ماں بہت پریشان ہوئی، وہ اِس صدمے سے روتی رہتی اور اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے بچے کی آنکھوں کی روشنی واپس آجانے کی دُعائیں کرتی

رہتی، اللہ پاک کی رحمت جوش میں آئی اور اس نے اپنی نیک بندی پر رحم فرمایا۔ ہوا کچھ یوں کہ ایک رات سوتے میں قسمت کا سِتارہ چمکا، دل کی آنکھیں کُھل گئیں اور خواب میں اللہ پاک کے پیارے نبی حضرتِ ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السّلام تشریف لائے اور اِرشاد فرمایا: اللہ پاک نے تمہاری دعاؤں کی وجہ سے تمہارے بیٹے کو دوبارہ آنکھوں کی روشنی عطا کر دی ہے۔ صُبح اُٹھ کر ماں نے جب اپنے نونہال (یعنی ننھے منے بیٹے کو) دیکھا تو الحمدُ لِلّٰہ اُس کی آنکھیں (Eyes) روشن ہو چکی تھیں۔ (مرقاۃ، 53/1)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! کیا آپ جانتے ہیں یہ خوش نصیب بچہ کون تھا؟ جی ہاں! یہ چھوٹا سا بچہ آگے چل کر بہت بڑا عالِم و مُحَدِّث بَن کر دُنیا میں ظاہر ہوا، جنہیں لوگ ”امام بُخاری رحمۃُ اللہِ علیہ“ کے نام سے جانتے ہیں۔ اللہ ربُّ العزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم۔

امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ کا تعارف

امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت (Birth) 13 شوّال 194ھ جمعہ کے روز (اُزْبَکِستان کے ایک شہر) ”بُخارا“ میں ہوئی۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا نام محمد اور کنیت ابو عبدُ اللہ ہے۔ (فتح الباری، 452/1) آپ کے القابات میں سے یہ بھی ہیں: اَمیرُ المؤمنین فِی الحدیث، حافظُ الحدیث، ناصِرُ الاَحادیثِ النبویۃ، حِبرُ الاِسلام، سیّدُ الفقہاء والمحدثین، اِمامُ المسلمین اور شیخ المؤمنین وغیرہ۔ (سیر اعلام النبلاء، 299/10، 293، طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، 212/2، مقدمہ نزہۃ القاری، 106/1، الاعلام للزرکلی، 34/6)

امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ کے ابو جان

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! امام بُخاری رحمۃُ اللہِ علیہ کے ابو جان حضرتِ اسماعیل بن ابراہیم رحمۃُ اللہِ علیہ کروڑوں مالکیوں کے امام، امام مالک رحمۃُ اللہِ علیہ کے شاگرد اور ولیِ کامل حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃُ اللہِ علیہ کے صحبت یافتہ تھے۔ ان کے تقویٰ و پرہیز گاری کا یہ عالَم تھا کہ اپنے مال و دولت کو شبہات (ایسی چیزیں جن کے حلال یا حرام ہونے میں شُبہ ہو اُن) سے بچاتے۔ انتقال شریف کے وقت آپ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جس قدر مال ہے میرے علم کے مطابق اِس میں ایک بھی شبہے والا دِرہم نہیں۔ (ارشاد الساری، 1/ 55) اللہ ربُّ العزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

نہ مجھ کو آزما دُنیا کا مال و زَر عطا کرکے　　　　عَطا کر اپنا غم اور چَشمِ گِریاں یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص340)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نیک والدین کی بر کتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ کے ابو جان کے تقویٰ و پرہیز گاری کی کیا بات ہے، واقعی شُبہ والے مال سے بچنا بہت بڑا کمال ہے، مگر اَفسوس! آجکل شُبہ والے مال سے بچنا تو دور کی بات لوگ حرام کمانے سے باز نہیں آتے، یاد رکھئے! حرام مال کی بڑی نحوست ہے، حرام مال نسلوں کے کردار کو تباہ وبرباد کر سکتا ہے، اپنی اَولاد کی شریعت وسنّت کے مطابق پرورش کرنے کے ساتھ ساتھ حلال کمانے اور حلال کھانے، کِھلانے کا ضرور خیال رکھنا چاہئے وَرنہ یاد رکھئے کہ حرام مال کھانے،

کھلانے کی نحوست سے قیامت کے دِن سخت سزا کی صُورت ہو سکتی ہے، ایک دَردناک روایت پڑھئے اور حلال کمانے، کھانے کی فکر کیجئے نیز اگر خدانخواستہ کبھی لقمۂ حرام حاصل کیا ہو تو اُس سے بھی سچی پکی توبہ کرکے اُس کے بارے میں مفتیٔ اسلام سے رہنمائی لے کر خَلاصی (یعنی چھٹکارے) کی صورت بنالیجیے وَرنہ سخت پریشانی ہو سکتی ہے۔

بدنصیب شوہر اور باپ (حکایت)

روایت میں ہے: مَرد سے تعلق رکھنے والوں میں پہلے اُس کی بیوی اور اُس کی اَولاد ہے، یہ سب (یعنی بیوی، بچے قیامت میں) اللہ پاک کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہمیں اِس شخص سے ہمارا حق لے کر دے، کیونکہ اِس نے کبھی ہمیں دِینی اُمور کی تعلیم نہیں دی اور یہ ہمیں "حرام" کِھلاتا تھا جس کا ہمیں علم نہ تھا پھر اُس شخص کو "حرام کمانے" پر اِس قدر مارا جائے گا کہ اُس کا گوشت جَھڑ جائے گا پھر اُس کو میزان کے پاس لایا جائے گا، فِرشتے پہاڑ کے برابر اُس کی نیکیاں لائیں گے تو اُس کے عیال (یعنی گھر والوں) میں سے ایک شخص آگے بڑھ کر کہے گا: میری نیکیاں کم ہیں۔ تو وہ اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، پھر دوسرا آکر کہے گا: تُو نے مجھے سود کھلایا تھا۔ اور اِس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، اِس طرح اُس کے گھر والے اُس کی سب نیکیاں لے جائیں گے اور وہ اپنے اہل و عیال کی طرف حسرت و یاس (یعنی بڑی مایوسی) سے دیکھ کر کہے گا: اَب میری گردن پر وہ گناہ و مظالم رہ گئے جو میں نے تمہارے لئے کئے تھے۔ فرشتے کہیں گے: یہ وہ (بدنصیب) شخص ہے جس کی نیکیاں اُس کے گھر والے لے گئے اور یہ اُن کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔ (قرۃ العیون، ص401، نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں، ص93)

یارَب بچا لے تُو مجھے نارِ جحیم سے　　　اَولاد پر بھی بلکہ جہنّم حرام ہو

(وسائلِ بخشش(مرمم)، ص310)

نیک کام کے ساتھ حرام کا لین دین

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کچھ لوگوں کو پیش کیا جائے گا جن کے پاس تِہامَہ پہاڑ کے برابر نیکیاں ہوں گی لیکن جب اُنہیں لایا جائے گا تو اللہ پاک اُن کی تمام نیکیوں کو باطل قرار دے گا اور پھر اُنہیں دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ! اِس کی کیا وجہ ہے؟ اِرشاد فرمایا: وہ لوگ نماز پڑھتے، روزہ رکھتے، زکوۃ دیتے اور حج کرتے تھے لیکن جب اُن کے سامنے کوئی حرام چیز آتی تھی تو اسے لے لیتے تھے چنانچہ اللہ پاک نے اُن کے اعمال کو باطل کر دیا۔ (کتاب الکبائر، ص136)

خوفناک آواز

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جس نے حرام کی کوئی شے کھائی اُس کے پیٹ میں آگ بھڑکائی جائے گی اور وہ جس وقت اپنی قبر سے اُٹھے گا ساری مخلوق اُس کی بھیانک آواز سے کانپ اُٹھے گی یہاں تک کہ اللہ پاک مخلوق کے درمیان جو فیصلہ فرمانا ہے فرمادے۔ (قرۃ العیون، ص392)

جو دُکانیں خِیانت سے چمکائیں گے!　　　کیا اُنہیں زَر کے اَنبار کام آئیں گے؟
قہرِ قہار سے کیا بچا پائیں گے؟　　　جی نہیں، نارِ دوزخ میں لے جائیں گے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر والدین قرآن و حدیث پر عمل کرنے والے، خوفِ خدا والے ہوں تو اَولاد بھی ماں باپ کے فیضان سے تقویٰ و پرہیز گاری کی

منزلیں طے کی ہوئی ہوگی۔ امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ کے والدین کریمین کی عبادت و پرہیزگاری کا دُنیاوی نفع جو اِن حضرات کو مِلا وہ اپنے بیٹے کے "اِمامُ المُحدِّثین" ہونے کی صورت میں مِلا، جنہیں رہتی دُنیا تک لوگ "امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ" کے نام سے یاد رکھیں گے اور اِن کی لکھی ہوئی مشہورِ زمانہ کتاب "صحیح بُخاری" کے فیضان سے مالا مال ہوتے رہیں گے۔

بے اَدب ماں، با اَدب اَولاد جن سکتی نہیں　　　معدنِ زر معدنِ فولاد بن سکتی نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

نیک والدین کی برکتیں

حضرتِ عبدُ اللہ بن عبّاس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: "بے شک اللہ پاک اِنسان کی نیکوکاری سے اُس کی اَولاد اور اَولاد، دَر اَولاد کی اِصلاح فرما دیتا ہے اور اُس کی نسل اور اُس کے پڑوسیوں میں اُس کی حفاظت فرماتا ہے اور وہ سب اللہ پاک کی طرف سے پردہ اور اَمان میں رہتے ہیں۔" (تفسیر در منثور، 5/422)

پیر و مرشِد پر مِرے ماں باپ پر　　　ہو سدا رَحمت اے نانائے حسین

امام بُخاری پر کرمِ مصطفٰے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک کی مبارک دُنیا میں جو مقام و مرتبہ امام بُخاری رحمۃُ اللہِ علیہ کو حاصل ہوا وہ اپنی مثال آپ ہے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو لاکھوں احادیثِ مبارکہ زبانی یاد تھیں۔ آپ پر اللہ پاک اور اُس کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا خُصوصی فضل و کرم تھا۔ اِمام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میں اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مگس رانی کر رہا ہوں (یعنی

جسمِ پاک پر بیٹھنے والی مکھیاں ہٹا رہا ہوں) خواب دیکھ کر آپ پریشان ہوئے کہ حُضور نبیِ پاک صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے مبارک جسم پر مکھی تو بیٹھتی نہ تھی۔ علمائے کرام نے خواب کی یہ تعبیر اِرشاد فرمائی کہ آپ کو مبارک ہو آپ احادیث میں جو خلط (یعنی گُڈ مُڈ) ہوگیا ہے اُسے پاک و صاف کریں گے۔ (مقدمہ فتح الباری، الفصل الاول، 1/9)

اُستاذ کی نظر نے کہاں سے کہاں پہنچادیا (حکایت)

حضرتِ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کے قابل ترین شاگرد اِمام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور فقہ میں "کتاب الصلوٰۃ" سیکھنے لگے۔ اِمام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جب اِن کی طبیعت میں علمِ حدیث کی طرف رَغبت دیکھی تو اِن سے فرمایا: "تم جاؤ اور علمِ حدیث حاصل کرو۔" پس جب اِمام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاذ کا مشورہ قبول کیا اور علمِ حدیث حاصل کرنا شروع کیا تو دیکھنے والوں نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ تمام ائمہ حدیث سے آگے بڑھ گئے۔ (راہِ علم، ص36، تعلیم المتعلم، ص52)

40 سال تک سُوکھی روٹی کھاتے رہے (حکایت)

اے عاشقانِ امام بخاری! امام بُخاری رحمۃ اللہ علیہ نے طلبِ عِلْم کے دوران بَسا اَوقات سُوکھی گھاس کھا کر بھی وَقت گزارا، آپ ایک دن میں عام طور پر صِرف دو یا تین بادام کھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بیمار ہوگئے تو ڈاکٹرز نے بتایا کہ سُوکھی روٹی کھا کھا کر اِن کی مبارک آنتیں سُوکھ چکی ہیں، اُس وَقت آپ نے اِرشاد فرمایا: 40 سال (Forty Years) سے میں خُشک روٹی کھا رہا ہوں اور اِس عَرصے میں سالن کو بالکل بھی ہاتھ نہیں لگایا۔ (تذکرۃ المحدثین، ص183 بتغیر)

باکمال قوتِ حافظہ (حکایت)

حضرت محمد بن اَبِی حاتِم فرماتے ہیں: میں نے حاشد بن اسماعیل اور ایک دوسرے بزرگ سے سناوہ دونوں بَیان کرتے ہیں کہ امام بُخاری رحمۃ اللہ علیہ چھوٹی عُمر میں ہمارے ساتھ عِلمِ حدیث حاصل کرنے کے لئے بصرہ کے علمائے کرام کی خدمت میں حاضِر ہوتے تھے، امام بُخاری رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ ہم تمام ساتھی اَحادیث کو محفوظ کرنے کے لئے تحریر کر لیتے تھے، سولہ دن (Sixteen Days) گزر جانے کے بعد ایک دِن ہم نے امام بُخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ڈانٹا کہ آپ نے اَحادیث محفوظ نہ کرکے اِتنے دِنوں کی محنت ضائع کردی۔ یہ سُن کر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ہم سے اِرشاد فرمایا: اچھا تم اپنے لکھے ہوئے صَفْحات لے آؤ، چنانچہ ہم اپنے اپنے صَفْحات لے آئے، امام بُخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اَحادیثِ مبارکہ زبانی سُنانی شروع کردیں، یہاں تک کہ اُنہوں نے پندرہ ہزار (15000) سے زیادہ اَحادیث زبانی بیان کردیں، جنہیں سُن کر ہمیں یوں گمان ہوتا تھا کہ گویا ہمیں یہ روایات امام بُخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ہی لکھوائی ہیں۔ (ارشاد الساری، 1/59 مفہوما)

70ہزار حدیثیں یاد (حکایت)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جس کتاب کو ایک نظر دیکھ لیتے تھے وہ اُنہیں حفظ ہوجاتی تھی۔ تحصیلِ عِلم کے اِبتدائی دَور میں اُنہیں 70 ہزار اَحادیث زبانی یاد تھیں اور بعد میں جاکر یہ تعداد تین لاکھ تک پہنچ گئی، ایک مرتبہ حضرت سلیمان بن مجاہِد رحمۃ اللہ علیہ حضرت محمد بن سلام رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے تو حضرت محمد بن سلام رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلیمان بن مجاہِد رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: اگر آپ کچھ دیر پہلے آجاتے تو میں آپ کو وہ بچہ دکھاتا جو 70 ہزار حدیثوں کا

حافِظ ہے۔ یہ حَیرت انگیز بات سُن کر حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کے دِل میں امام بُخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا شَوق پیدا ہوا، چنانچہ حضرت محمد بن سلام رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سلیمان بن مجاہِد رحمۃ اللہ علیہ نے امام بُخاری رحمۃ اللہ علیہ کو تلاش کرنا شروع کردیا، جب (امام بُخاری رحمۃ اللہ علیہ سے) ملاقات ہوئی تو حضرت سلیمان بن مجاہِد رحمۃ اللہ علیہ نے اِرشاد فرمایا: کیا 70 ہزار اَحادیث کے حافِظ آپ ہی ہیں؟ یہ سُن کر امام بُخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جی ہاں! میں ہی وہ حافِظ ہوں، بلکہ مجھے اِس سے بھی زیادہ اَحادیث یاد ہیں اور جن صحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضوان اور تابعین سے میں حدیث رِوایت کرتا ہوں اُن میں سے اکثر کی تاریخِ پیدائش، رہائش اور تاریخِ انتقال کو بھی میں جانتا ہوں۔ (ارشاد الساری، 1/59)

حافظے کی مضبوطی کا ایک راز

امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا گیا: کیا حافظے کو مضبوط کرنے کی بھی کوئی دوا ہے؟ آپ نے فرمایا: دوا کا تو مجھے معلوم نہیں، البتہ میں نے انتہائی توجہ اور استقامت کے ساتھ مطالعہ کرنے کو قوّتِ حافظہ کے لئے بڑا فائدے مند پایا ہے۔ (فتح الباری، 1/460)

امام بُخاری رحمۃُ اللہِ علیہ کی حدیث دانی

محمد بن اسحاق بن خُزَیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے آسمان کے نیچے محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر حدیث کا کوئی عالِم اور حافظ نہیں دیکھا یہاں تک کہ کہا جاتا تھا کہ جس حدیث کو "محمد بن اسماعیل" نہیں جانتے وہ حدیث ہی نہیں ہے۔

بُخاری شریف کیسے لکھی؟

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے جب بھی اپنی کتاب (صحیح بخاری) میں کوئی

حدیث لکھنے کا اِرادہ کیا تو اِس سے پہلے غسل کیا اور دو رکعت نماز ادا کی۔ میں نے اس کتاب میں موجود حدیثوں کو چھ لاکھ حدیثوں میں سے منتخب کیا، سولہ سال کے عرصے میں اِس کتاب کو لکھا اور یہ کتاب میرے اور اللہ کریم کے درمیان حُجّت (یعنی دلیل) ہے۔ (المستطرف، 1/40)

بُخاری شریف کی مقبولیت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ نے کئی کتابیں لکھیں، لیکن جو مقبولیت و شہرت "بخاری شریف" کو ملی اِس قدر کسی اور کتاب کو حاصل نہ ہو سکی، امام ابوزید مَرْوَزِی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں ایک مرتبہ مکۂ پاک میں مقامِ اِبراہیم اور حَجَرِ اَسْوَد کے درمیان سو رہا تھا کہ خواب میں اللہ پاک کے پیارے پیارے اور آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی، حُضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اے ابوزید! ہماری کتاب کا دَرْس کیوں نہیں دیتے؟ میں نے عرض کیا: یارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میری جان آپ پر قربان! آپ کی کتاب کونسی ہے؟ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرْشاد فرمایا: محمد بن اسماعیل (یعنی امام بُخاری رحمۃ اللہ علیہ) کی کتاب "بُخاری شریف"۔ (بستان المحدثین، ص274، 275 ملتقطا)

بُخاری شریف کی شان و عَظمت

اے عاشقانِ رسول! بخاری شریف کے بارے میں کہا جاتا ہے: "اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ اَلصَّحِیْحُ الْبُخَارِیْ" یعنی قرآنِ کریم کے بعد سب سے دُرست کتاب "صحیح بخاری" ہے۔ اِس کتاب کا پورا نام یہ ہے: اَلْجَامِعُ الْمُسْنَدُ الصَّحِیْحُ الْمُخْتَصَرُ مِنْ اُمُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَسُنَنِہٖ وَاَیَّامِہٖ۔

حضرتِ علامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بُزرگوں نے لکھا ہے: اگر کسی مشکل میں "صحیح بخاری" کو پڑھا جائے تو وہ مشکل دُور ہو جاتی ہے اور یہ کتاب جس کشتی میں ہو وہ ڈوبتی نہیں ہے، خشک سالی (یعنی بارش نہ ہونے کے دِنوں میں) اِس کو پڑھا جائے تو بارش ہو جاتی ہے۔ حضرت امام اَصیلُ الدین رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی اور دوسروں کی مشکلات و پریشانیوں کے لئے "صحیح بُخاری" کا 120 بار ختم کیا پس ساری مُرادیں اور ضرورتیں پوری ہوئیں، یہ ساری برکتیں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ہیں۔ (مرقاۃ، 1/54) حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مصیبتوں میں ختمِ بُخاری کیا جاتا ہے، جس کی بَرَکت اور اللہ پاک کے فَضْل سے مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، 1/11 مفہوما)

امام بُخاری رحمۃُ اللہِ علیہ کی عاداتِ مبارکہ

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! رات دِن ایک کرکے اپنے مقصد کو پورا کرنے کے جذبے سے ہی کامیابی و ترقی حاصل ہوا کرتی ہے، فضولیات میں دِن ضائع کرنے اور راتوں کو غفلت میں سونے والے کامیابی کی سیڑھی پر نہیں چڑھا کرتے، امام بُخاری رحمۃ اللہ علیہ عیش و عشرت سے بہت دُور رہتے، شبہات سے بچنا ابو جان سے وراثت میں ملا تھا، حقوقُ العباد کی پاسداری میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ عشقِ رسول کی کیفیت یہ تھی کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا موئے مبارک (یعنی مبارک بال شریف) اپنے پاس رکھتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غذا بہت کم تھی۔ اپنی نیت کی خوب حفاظت فرماتے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ذوقِ عبادت بھی بے مثال تھا، ساری رات جاگ کر عبادت فرماتے، بہت زیادہ نوافل ادا فرماتے، نفلی روزے، روزانہ آدھی رات کو اُٹھ کر

10 پاروں کی تلاوت ،ماہِ رمضان میں روزانہ ایک ختمِ قرآن، تراویح میں ختمِ قرآن آپ کے معمولات میں شامل تھا۔(سیر اعلام النبلاء، 10 / 303، تہذیب الاسماء واللغات، 1 / 93، طبقات الشافعیہ الکبری، 2 / 224)

امام بُخاری کا روز گار

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! امام بُخاری رحمۃُ اللہ علیہ کاشتکار اور تاجر تھے، آپ کو ابو جان کی وِراثَت میں بہت سا مال ملا جسے مُضارَبت کے طور پر دیا کرتے تھے۔(مصابیح الجامع للدمامینی، 5 / 49، فتح الباری، 1 / 454) ایک مرتبہ آپ نے فرمایا: مجھے ہر ماہ 500 درہم آمدنی ہوتی تھی اور میں وہ سب کی سب علم کی طلب میں خرچ کر دیتا تھا۔(سیر اعلام النبلاء، 10 / 309)

شہد کی مکھی نے 17 ڈنک مارے (حکایت)

امام بُخاری رحمۃُ اللہِ علیہ ایک دن نماز پڑھ رہے تھے، شہد کی مکھی نے آپ کو 17 جگہ ڈنک مارے، نماز پوری کرنے کے بعد فرمایا: ذرا دیکھو تو یہ کیا چیز ہے جو نماز میں مجھے تکلیف پہنچا رہی تھی، شاگردوں نے دیکھا تو آپ کی پیٹھ مبارک سترہ (17) جگہ سے سُوجی ہوئی تھی۔ امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ نے شہد کی مکھی کے 17 ڈنک مارنے کے باوُجود نماز نہ توڑنے کے متعلق بتایا کہ میں ایک آیت کی تلاوت کر رہا تھا اور میری یہ خواہش تھی کہ میں یہ آیت پوری کرلوں۔(ہدی الساری مقدمہ فتح الباری ص 455 ملتقطا)

اے عاشقانِ نماز! دیکھا آپ نے نماز میں خشوع کا انداز! اللہ پاک امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ کے صدقے ہمیں بھی اپنی عبادت اور تلاوتِ قرآنِ کریم کی توفیق نصیب فرمائے۔

بنادے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ گناہوں سے ہردم بچا یا الٰہی

عبادت میں گزرے مری زندگانی کرم ہو کرم یا خدا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص105)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

مسجد کا ادب

حدیثوں کی مشہور کتاب "صحیح بخاری" کے مؤلّف حضرتِ امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ ایک مرتبہ مسجد میں تھے، ایک شخص نے اپنی داڑھی سے تنکا نکال کر مسجد کے فرش پر ڈال دیا! آپ نے اُٹھ کر وہ تنکا اپنی آستین میں رکھ لیا جب مسجد سے باہر نکلے تو اُسے پھینک دیا۔ (تاریخ بغداد، 2/13)

کبھی غیبت نہیں کی

امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں اُمید کرتا ہوں کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں اِس حال میں حاضر ہوں گا کہ وہ مجھ سے غیبت کا حساب نہیں لے گا کیونکہ میں نے کسی کی غیبت نہیں کی۔ (تاریخِ بغداد، 2/13)

نیّت بدلنا پسند نہیں کیا (حکایت)

حضرت بَکر بن منیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے امام بُخاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سامان بھیجا، شام کو آپ کے پاس کچھ تاجر (Businessmen) آئے اور 5000 درہم کے نفع پر وہ سامان خریدنا چاہا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: آج کی رات ٹھہر جاؤ، دوسرے دن تاجروں کا دوسرا گروہ آیا، انہوں نے 10 ہزار درہم کے نفع سے خریدنے کی پیش کش کی، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کل جو تاجر آئے تھے، میں نے ان کو بیچنے (Sale) کی نیّت کرلی ہے۔ چنانچہ آپ نے اُنہیں ہی سامان بیچا اور ارشاد فرمایا: میں اپنی نیّت

بدلنا پسند نہیں کرتا۔(تاریخِ بغداد،2/12ملتقطا)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کی بھی کیا خوب شان ہوتی ہے دینی معاملہ ہو یا دُنیاوی، یہ حضرات کسی بھی حال میں اللہ پاک کے خوف سے بے خوف نہیں ہوتے بلکہ ہر حال میں اپنی نیت و قلب کی حفاظت کرتے ہیں، کاش! آج کل کے تاجر حضرات (Businessmen) بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو فالو کرتے ہوئے سچائی واَمانت داری سے کاروبار کریں تو روزی میں خیر و برکت کے ساتھ ساتھ خوب اَجر و ثواب کمائیں۔

سیلز مین کے لئے خوف کی بات

امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: قیامت کے دِن تاجر کو ہر اُس شخص کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا جس کو اُس نے کوئی چیز بیچی ہو گی اور جتنے لوگوں سے اُس نے لین دین کے معاملات کئے ہوں گے اُن کی تعداد کے برابر ہر ایک کے بارے میں اس سے حساب لیا جائے گا۔(احیاء العلوم،2/111)

عاشقِ مال اِس میں سوچ آخِر کیا عُروج و کمال رکھا ہے؟
تجھ کو مل جائے گا جو قسمت میں تیری رزقِ حلال رکھا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اَساتذہ و شاگردوں کی تعداد

سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اَحمد رَضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: امام بُخاری رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِنتقال فرمایا (تو) نَوّے ہزار (90,000) شاگرد مُحَدِّث چھوڑے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص238)

شارِحِ بُخاری مفتی شریف الحق اَمجدی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذۂ کرام کی تعداد ایک ہزار اَسّی (1080) ہے۔ (نزہۃ القاری، 1/119)

امام بُخاری رحمۃُ اللہِ علیہ کی نصیحت

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! امام بُخاری رحمۃُ اللہِ علیہ اکثر یہ اَشعار پڑھا کرتے:

اِغْتَنِمْ فِی الْفَرَاغِ فَضْلَ الرُّکُوْعِ فَعَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ مَوْتُکَ بَغْتَۃً
کَمْ صَحِیْحٍ رَاَیْتُ مِنْ غَیْرِ سَقَمٍ خَرَجَتْ نَفْسُہُ الصَّحِیْحَۃُ فَلْتَۃً

ترجمہ: (1) فراغت کے اَوقات میں رُکوع و سجود (یعنی نفل نماز) کو غنیمت جان، عنقریب تجھے موت آ جائے گی۔ (2) میں نے کتنے ایسے تندرست دیکھے ہیں جنہیں کوئی بیماری نہیں تھی اور اچانک ان کی رُوحیں پرواز کر گئیں۔ (مکاشفۃ القلوب، ص 271)

آخِرت کی کرو جلد تیّاریاں موت آکر رہے گی تمھیں بے گماں
موت کا دیکھو اِعلان کرتا ہوا سُوئے گورِ غریباں جنازہ چلا
کہتا ہے، جامِ ہستی کو جس نے پیا وہ بھی میری طرح قبر میں جائے گا
تم اے بوڑھو سنو! نوجوانو سنو! اے ضَعیفو سنو! پہلوانو سنو!
موت کو ہر گھڑی سر پہ جانو سُنو! جلد توبہ کرو میری مانو سنو!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

محبوبِ باری کے دَربار میں امام بُخاری کا انتِظار

حضرت عبدُ الواحِد طَوَاوِیسی رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے ساتھ ایک مقام پر کھڑے تھے۔ میں نے آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسَلَّم کی بارگاہ میں سلام عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے سلام کا جواب عطا فرمایا۔ پھر میں نے

کھڑے ہونے کا سبب معلوم کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ”میں محمد بن اسماعیل بخاری کا انتظار کررہاہوں۔“کچھ دن کے بعد معلوم ہوا کہ امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ کی وفات (Death)ہو گئی ہے۔ تحقیق کرنے پر پتا چلا کہ جس رات آپ کا انتقال شریف ہوا تھااُسی رات میں نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی تھی۔

(سیر اعلام النبلاء، 10/319)

اے عاشقانِ امام بخاری! فرسٹ شوّالُ المکرّم 256ھ (چاند رات) کو62سال کی عمر میں امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ کا انتقال شریف(Death)ہوا۔ایک عرصے تک آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی قبر شریف سے مُشک و عَنْبَر سے زیادہ اچھی خوشبو آتی رہی۔بار بار قَبْر شریف پر مٹی ڈالی جاتی مگر لوگ خوشبو کی وجہ سے تبرک کے طور پر اُٹھا لے جاتے تھے۔ (طبقاتُ الشافعیہ الکبریٰ، 2/232، 233 مفہوما) آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا مزار شریف سَمَرقَنْد (اَزْبِکِسْتان) کے قریب خرتنگ(Khartank) نامی علاقے میں ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، 10/320،319)

مزارِ بخاری کی برکات

حضرتِ ابو فتح سمرقندی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: سَمَرقَنْد میں قحط پڑا(یعنی بارش نہ ہونے کی وجہ سے غذا کی کمی ہوگئی)۔لوگوں نے کئی بار ”نمازِ اِسْتِسْقا“ پڑھی، دُعائیں مانگیں مگر بارِش نہ ہوئی پھر ایک نیک آدمی قاضیِ شہر(Judge) کے پاس گیا اور اس کو مشورہ دیا کہ تم شہر کے لوگوں کو لے کر امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف پر جاؤ اور وہاں جا کر اللہ کریم سے بارش کی دعا مانگو شاید اللہ پاک تمہاری دُعا قبول کرلے۔ قاضیِ شہر نے یہ مشورہ قبول کرلیا اور شہر کے لوگوں کو لے کر امام بخاری کے مزار شریف پر

حاضر ہوا، لوگوں نے وہاں خوب رو رو کر اللہ پاک سے نہایت عاجزی وانکساری سے دُعا مانگی اور امام بخاری سے قبولیتِ دعا کیلئے سفارش کی درخواست کی۔ اُسی وقت آسمان پر بادَل آگئے اور سات دن لگا تار اِس قدر بارش ہوتی رہی کہ لوگوں کو "خرتنگ" میں ٹھہرنا پڑا کیونکہ زیادہ بارش کی وجہ سے "سَمَرقَند" تک پہنچنا مشکل ہوگیا۔ (خَرتَنگ سے سَمَرقَند تک تین دن کا فاصلہ ہے۔) (ارشاد الساری، 1/67)

اللہ ربُّ الْعِزّت کی اُن سب پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اللہُ غنی! شانِ وَلی! راج دِلوں پر ‌ ‌ ‌ دُنیا سے چلے جائیں حکومت نہیں جاتی
(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص 383)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

جس نے اپنے علم پر عمل کیا اللہ پاک اُسے ایسا علم عطا فرمائے گا جو وہ پہلے نہ جانتا تھا۔

(حلیۃ الاولیاء، 10/13، رقم:14320)

978-969-722-179-0
01082186
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net